اللہ تعالی کا فرمان ہے: مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک کتاب اللہ میں بارہ کی ہے، اسی دن سے جب سے آسمان وزمین کو اس نے پیدا کیا ہے، ان میں سے چار حرمت وادب کے ہیں، یہی درست دین ہے (توبہ: ۳۶) نبی کریم ﷺ نے حرمت والے مہینوں کی تشریح اس طرح بیان کیا ہے: تین پے در پے ذی القعدہ، ذی الحجہ، محرم اور چوتھا مہینہ رجب کا ہے (صحیح بخاری: ۳۱۹۷) ان حرمت اور فضیلت والے مہینوں میں سے ایک ماہ محرم الحرام بھی ہے، جس میں خاص طور پر لڑائی جھگڑا، فتنہ وفساد، بدعات وخرافات اور طرح طرح کی برائیوں سے منع کیا گیا ہے، ماہ محرم ہمارے اسلامی سن ہجری کا پہلا مہینہ ہے جس کی بنیاد نبی کریم ﷺ کے واقعہ ہجرت پر ہے، اور ہجرت کا یہ پورا واقعہ مظلومی و بے کسی کی ایک یادگار ہے، ہم مسلمانوں کی اسلامی سن ہجری کا یہ پہلا مہینہ ہے، جس کی آمد ہمیں صبر وثبات قدمی اور اپنے دین پر استقامت کا پیغام دیتی ہے، جس سے یہ درس ملتا ہے کہ ایک مظلوم مسلمان اپنے دینی مشن میں کیسے کامیاب ہوسکتا ہے، اس نئے سال کی آمد پر نالہ وشیون اور نوحہ وماتم کے بجائے ماضی کے آئینے میں اپنا محاسبہ کرنا چاہیے، کہ ہم نے ایک سال کی مدت میں کیا کھویا اور کیا پایا، آخرت کی تیاری، دین سے وابستگی، قوم وملت کی فلاح وکامرانی کی کوششوں، اور اللہ کے دین کی نشرواشاعت میں جو کمیاں اور کوتاہیاں رہ گئی ہیں مستقبل میں کامیابی کے لئے نئے عزم اور حوصلے کے ساتھ آگے بڑھنا چاہیے، انفرادی واجتماعی زندگی میں کمزور پہلوؤں کی اصلاح کی فکر کرنی چاہیے۔

☆ قرآن وسنت کی روشنی میں ماہ محرم الحرام کا مسنون عمل صرف روزہ رکھنا ہے، نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: ماہ رمضان کے بعد سب سے فضیلت والا روزہ اللہ کے مہینے محرم کا ہے (صحیح مسلم: ۱۱۶۳) جس سے ایک سال کے سابقہ گناہ معاف کردئے جاتے ہیں،، دوسری روایت میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے جب یوم عاشوراء کا روزہ رکھا، اور روزہ رکھنے کا حکم دیا، لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس دن کی تعظیم یہود ونصاری بھی کرتے

ہیں۔ فی روایۃ: آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو نویں محرم کا بھی روزہ رکھوں گا، مگر اس سال کے آنے سے پہلے ہی آپ وفات پاگئے۔ (مسلم: ۱۱۳۴)

ایک حدیث میں یہ صراحت موجود ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ میں یہود کو عاشوراء کا روزہ رکھتے دیکھا، فرمایا: یہ کیا ہے؟ یہودیوں نے کہا، یہ بڑا محترم دن ہے اللہ تعالی نے اسی دن بنواسرائیل کو ان کے دشمنوں سے نجات دیا ہے، جس کا شکرادا کرتے ہوئے موسی علیہ السلام نے روزہ رکھا تھا، (اس لئے ہم بھی رکھتے ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے بنسبت (نبوت کے اعتبار سے) موسی علیہ السلام سے زیادہ قریب ہوں، پس آپ نے روزہ رکھا اور لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا (بخاری: ۲۰۰۴، مسلم: ۱۱۳۰) اس باب کی ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: عاشوراء کا روزہ رکھو، اور یہودیوں کی مخالفت کرو، دسویں محرم سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھ لیا کرو۔ (اخرجہ الطحاوی والبیہقی بسند صحیح صحیح ابن خزیمہ: ۲۰۹۵)

شیخ حسین بن عودہ العوائشہ حفظہ اللہ بیان کرتے ہیں: میں نے شیخ البانی رحمہ اللہ سے پوچھا: اگر کوئی عورت حیض وغیرہ کے سبب، یا کوئی آدمی لاعلمی کی وجہ سے نویں محرم کا روزہ نہیں رکھ سکا، کیا ہم اسے یہود کی مخالفت کے لئے دسویں کے ساتھ گیارہویں کا روزہ رکھنے کی اجازت دے سکتے ہیں؟ شیخ رحمہ اللہ نے جواب دیا: یہ تو اولی اور بہتر ہے/ موسوعہ الفقہیہ: ج۳: ص۲۶۰)

☆ آج محرم الحرام کا پہلا عشرہ مجالسِ عزا، محافلِ ماتم، نالہ وشیون، نوحہ وماتم، طعن وتشنیع اور غلو وتنقیص کے نذر ہو گیا ہے، اس پورے عشرہ میں انجام پانے والے اعمال شریعت اسلامیہ کے مزاج کے قطعا مخالف ہیں، افسوس کہ اہل سنت کہلانے والے مسلمانوں کا ایک بڑا حلقہ نوحہ وماتم کا وہ شیعی انداز تو اختیار

نہیں کرتا مگر ان دس دنوں میں ایسے اعمال وخرافات ضرور کرتا ہے جن سے رفض وتشیع کی ہمنوائی اور ان کے باطل مذہب کو فروغ ملتا ہے، سانحہ کربلا کو جس مبالغہ آرائی اور رنگ آمیزی کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے صحیح تاریخی حوالوں کی روشنی میں دور دور تک اس کا کوئی ثبوت نہیں ہوتا، حسین و یزید کی بحث میں بعض جلیل القدر صحابہ کرام مثلا: سیدنا امیر معاویہ، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کو ہدف طعن وملامت بنایا جاتا ہے، جب کی صحابہ کرام سب کے سب سچے پکے مومن اور یکساں عزت واحترام کے مستحق ہیں، سیدنا حسینؓ کے مزار اور گنبد کی نقل تیلیوں اور کھپچیوں پر کاغذ چڑھا کر تعزیہ بنانا، اسے گلی کوچوں میں پھرانا، ڈھول تاشہ بجانا، مصنوعی کربلا میں لے جاکر دفن کرنا، اس پر بتاشے، کھورمے، اور ناریل اور پیسے چڑھانا، حاجت براری اور دفع بلیات کے لئے اس کے نیچے سے گزرنا، ان سے مدد مانگنا، ان کی روح کو حاضر وناظر جاننا، یہ ساری چیزیں صریح بدعت اور شرک ہیں، علم اور شدے نکالنا، پانی کی سبیلیں لگانا، اپنے بچوں کو ہرے رنگ کا کپڑا پہنا کر سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا فقیر بنانا، تعزیہ کے سامنے جھکنا، اسکا طواف کرنا، تعبدی یا تعظیمی حیثیت سے اس کا سجدہ کرنا واضح طور پر شرک نہیں تو کیا ہے؟، اللہ تعالی فرماتا ہے: ,,تم سورج کا سجدہ نہ کرو نہ چاند کا بلکہ اس اللہ کے لئے سجدہ کرو جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے، (فصلت: ۳۷) حنفی فقہاء نے بھی اپنی کتابوں میں یہ صراحت بیان کی ہے، ,فتاوی بزازیہ، میں ہے ہمارے علماء فرماتے ہیں جو شخص یہ کہے کہ بزرگوں کی روحیں ہر جگہ حاضر رہتی ہیں، اور سب کچھ جانتی ہیں، وہ کافر ہو جاتا ہے، (البحر الرائق: ج۱۳، ص:۴۸۷) شمس الائمہ سرخسی رحمہ اللہ کہتے ہیں: غیر اللہ کے لئے تعظیمی سجدہ کرنے والا کافر ہوجاتا ہے، اور قہستانیؒ کہتے ہیں: غیر اللہ کا سجدہ کرنے کی وجہ سے مطلق کافر ہوجاتا ہے (ردالمختار: ج۲۶، ص: ۴۴۷، بحوالہ مکتبہ شاملہ)

☆ جب کہ نوحہ وماتم کے لئے اس پاکیزہ شریعت میں کوئی جگہ نہیں ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں ہے جس نے گالوں کو پیٹا اور

اور موجودہ مسلمان

البر فائونڈیشن

ا، ونجارا مینسن، گن پاؤڈر روڈ، مجگاؤں، ڈاکیاڈ روڈ، ممبئی۱۰۔

موبائل: +91-8898617140 / 9920955597

ای میل: albirr.foundation@gmail.com

ویب سائٹ: www.albirr.in

گریبان چاک کیا، اور زمانہ جاہلیت کی پکار لگائی، (بخاری: ۱۲۹۷) دوسر حدیث میں آپ نے فرمایا: میں بری ہوں بین کرنے والی، بال منڈانے والی، اور گریبان پھاڑنے والی عورتوں سے، (بخاری: ۱۲۹۶) شیعوں کی مشہور کتاب ,,نہج البلاغہ،، میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول درج ہے، نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد آپ نے فرمایا تھا: ,,اگر آپ ﷺ نے ہمیں صبر کا حکم نہ دیا ہوتا، اور رونے چلانے سے منع نہ کیا ہوتا تو آج ہم اس قدر روتے کہ ہماری آنکھوں کا پانی خشک ہو جاتا۔ (ج ا ص: ۴۹۱) سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہی کے حوالے سے شیعہ کی مشہور کتاب ,,من لایحضرہ الفقیہ،، میں ہے: نبی کریم ﷺ نے ہمیں نوحہ و ماتم کرنے اور نوحہ و ماتم کی مجلسوں میں جا کر سننے سے منع فرمایا ہے، (ج ۴ ص: ۴۱۶)

☆ تاریخ کی معتبر کتابوں پر ایک نظر ڈال کر ہر منصف مزاج شخص یہ اندازہ لگا سکتا ہے کہ یہ تمام بدعات وخرافات محض ایک فاسق وفاجر بادشاہ کی محفل شوق آرائی، تفنن طبع اور عیاشیوں کے لئے ایجاد کئے گئے ہیں، جسے سماج اور معاشرہ میں آل بیت اور خانوادہ رسول ﷺ سے محبت اور تعلق کے نام پر فروغ دیا گیا، تاکہ مسلمانوں کے دین وایمان کو عقیدت ومحبت کے نام پر بآسانی خراب کیا جا سکے، یہ تمام رسومات ۳۵۱ھ میں معز الدولہ (احمد بن بویہ دیلمی) نے ایجاد کیا جو غالی درجے کا رافضی تھا، اسی نے حکومتی سطح پر یہ حکم صادر کیا کہ دس محرم کو سیدنا حسینؓ کی شہادت کے غم میں دکانیں بند رکھی جائیں، بیع وشراء ترک کر دی جائے، ماتمی لباس پہن کر عورتیں اپنے چہروں کو سیاہ کر کے، منہ نوچتی، چھاتیاں پیٹتی ہوئی سڑکوں، چوراہوں پر نکلیں اور یہ حکم شیعہ سنی سب پر لاگو کیا گیا، جس کی وجہ سے شیعہ سنی فسادات برپا ہوئے، مگر آج غیروں کی دسیسہ کاریوں سے بے خبری کی بنا پر اہل سنت عوام کی بہت بڑی تعداد ان رسم ورواج اور بدعات وخرافات کا شکار ہو چکی ہے، چھوٹے چھوٹے بچوں کو سبیلوں کا چندہ مانگتے، سبیلوں کے مٹکے لگاتے، اس پر دلدل، اور کبوتر وغیرہ بیٹھاتے دیکھ کرامت کی دین سے دوری پر رونا آتا ہے، یہ علماء سو جو گلہ پھاڑ پھاڑ کر دس دنوں تک لوگوں کو حسین ویزید کا واقعہ تو سناتے

ہیں مگر ان بدعات کی تردید اور اس کی نشاندہی نہیں کرتے، چند سکوں کے عوض اللہ کے دین کو بیچنے والے قیامت کے دن اپنے رب کو کیا جواب دیں گے،

☆ کون سا وہ مسلمان ہے جس کے دل میں آل بیت اور خانوادہ رسول کی محبت اور احترام نہیں ہے، جن کی طہارت و پاکیزگی کی شہادت قرآن کریم دیتا ہے، فرمان باری تعالی ہے: اللہ تعالی یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کی گھر والیو! تم سے وہ ہر قسم کی گندگی کو دور کر دے اور تمہیں خوب پاک کر دے (الاحزاب: ۳۳) اس سے معلوم ہوا اہل بیت میں سیدنا علی، سیدہ فاطمہ، اور حسنین کے ساتھ ازواج مطہرات بھی داخل ہیں، رسول اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع سے واپسی پر فرمایا: میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، اللہ کی کتاب، اور میرے اہل وعیال، اور میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں اپنے اہل وعیال کے بارے میں (صحیح مسلم: ۶۳۷۸) ہمیں تو حکم دیا گیا ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ آل رسول پر بھی رحمت اور سلامتی کی دعاء بھیجیں، آل بیت کا غایت درجہ احترام صحابہ کرام نے کیا، سلف صالحین میں رہا، حتی کہ صدیق اکبرؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے قرابتدار میرے نزدیک صلہ رحمی کرنے میں میرے اپنے رشتے داروں سے کہیں زیادہ محبوب ہیں/ بخاری: ۴۰۳۶)

مگر آل رسول سے محبت کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ نبی کریم ﷺ کی پاکیزہ تعلیمات کو بالائے طاق رکھ کر مرثیہ خوانی اور سینہ کوبی کی جائے، انگاروں پر چل کر، تلواروں سے جسم کو زخمی کر کے آل رسول سے محبت کا ثبوت نہیں دیا جا سکتا ہے، ایک طرف آل بیت سے محبت کا سوگ رچا جائے اور دوسری طرف امہات المومنین پر تبرا بازی کی جائے یہ صریح منافقت نہیں تو کیا ہے،

اللہ تعالی ہم مسلمانوں کو ماہ محرم الحرام کا پیغام سمجھنے اور بدعات وخرافات سے اجتناب کرنے کی توفیق بخشے، آمین۔

SMILE PRINT, CHEMBUR 9819889864